

مضمون کے اہم نکات

( ابتدائیہ )

اتحاد سے مراد  
عالم اسلام سے مراد  
اتحاد عالم اسلام سے مراد  
اتحاد عالم اسلام کے تقاضے

( نفس مضمون )

نظام کائنات کی بنیاد  
اجتماعیت میں تحفظ  
عمارت اینٹوں اور سیمنٹ کا اتحاد  
حصول طاقت کا ذریعہ  
قومیت کا مغربی اور اسلامی تصور  
مسلمان جسد واحد کی مانند  
قومی اتحاد کی برکات اور فیوض  
نماز عیدین اور حج اتحاد کا مظہر  
ریاست مدینہ اور پاکستان کا قیام  
مواخات مدینہ کا بنیادی تصور  
قرآن اور حدیث کے احکامات  
جماعتی زندگی کی برکات  
عصر حاضر اور عالم اسلام  
مسلمانوں کا شاندار ماضی  
وسائل سے مالا مال اسلامی ممالک  
عالم اسلام کے خلاف عالمی اتحاد  
دنیا کا تقریباً ایک چوتھائی حصہ  
اتحاد عالم اسلامی اور اسلامی کانفرنس کا کردار  
تحریک خلافت اور انگریزی اقتدار  
اتحاد بین مسلمین میں رکاوٹیں  
نااہل حکمرانوں کی شخصی مفادات  
اسلحہ بنانے والے ممالک کے مفادات  
جغرافیائی اور لسانی سوچ  
نواب سراج الدولہ اور ٹیپو سلطان کی مملکت  
شہنشاہیت اور فوجی آمریت  
مسلم ممالک میں باہم جنگ و جدل  
امریکہ اور اسرائیل کا گٹھ جوڑ  
فرقہ واریت کا زہر  
اتحاد عالم اسلام کے لئے تجاویز  
اسلامی جمہوریت کا قیام  
فروعی اختلافات اور نسلی تفاخر کا خاتمہ  
خطبہ حجة الوداع کی روشنی میں باہمی اتحاد  
مشترکہ اور دفاعی نظام  
مشترکہ خارجہ پالیسی  
مشترکہ اسلامی بینک اور باہمی تجارت  
مسلم ممالک کا ایک دوسرے کے وسائل سے استفادہ

کلمہ طیبہ پاسپورٹ اور اسلام علیکم ویزہ  
بابمی انحصار کی پالیسی  
لازمی فوجی تربیت  
نظام خلافت کے مرکزی نظام کا قیام

### (اختتامیہ)

قرآن کو آئین اور سنت کو قانون بنانے کی ضرورت  
ذاتی مفادات پر قومی مفادات کو ترجیح  
صرف اتحاد عالم سے ہی کھویا ہوا مقام حاصل کرنا ممکن

### حوالے کے اشعار

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے  
منفعت ایک ہے " اس قوم کا نقصان بھی ایک  
حرم پاک بھی " اللہ بھی " قرآن بھی ایک  
یوں تو سید بھی ہو " مرزا بھی ہو افغان بھی ہو  
فرد قائم ربط ملت سے ہے " تنہا کچھ نہیں  
بتان رنگ و خوں کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا  
بازو تیرا توحید کی قوت سے قوی ہے  
پانی پانی کر گئی مجھ کو " قلندر کی یہ بات  
اپنے مرکز سے اگر دور نکل جاؤ گے  
چاک کردی ترک ناداں نے " خلافت کی قبا  
اٹھ کے اب بزم جہاں کا اور ہی انداز ہے  
قوم مذہب سے ہے " مذہب جو نہیں تم بھی نہیں  
بازو ترا توحید کی قوت سے قوی ہے  
قلب میں سوز نہیں " روح میں احساس نہیں  
اخوت اس کو کہتے ہیں چبھے کانٹا جو کابل میں  
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاک کاشغر  
ایک ہی سب کا نبی " دین بھی " ایمان بھی ایک  
کچھ بات تھی " ہوتے جو مسلمان بھی ایک  
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو  
موج ہے دریا میں " اور بیرون دریا کچھ نہیں  
نہ تورانی رہے باقی " نہ ایرانی " نہ افغانی  
اسلام تیرا دین ہے " تو مصطفوی ہے  
تو جھکا جب غیر کے آگے " نہ من تیرا " نہ تن  
خواب ہو جاؤ گے " افسانوں میں ڈھل جاؤ گے  
سادگی اپنوں کی دیکھ " اوروں کی عیاری بھی دیکھ  
مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے  
جذب باہم جو نہیں " محفل انجم بھی نہیں  
اسلام تیرا دین ہے تو مصطفوی ہے  
کچھ بھی پیغام محمد کر تمہیں پاس نہیں  
تو ہندوستان کا ہر اک پیر و جوان ہے تاب ہو جائے